۲۔ نعت

احسان دانشؔ (۱۹۱۴ء ...... ۱۹۸۲ء)

تدریسی مقاصد

۱۔ طلبہ کو نعت کے محاسن سے آگاہ کرنا۔ ۲۔ طلبہ میں حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جذبہ اُجاگر کرنا۔
۳۔ طلبہ کو نعت سے، بطور ایک صنفِ سخن، متعارف کرانا۔

شاعر کا مختصر تعارف

شاعرِ انقلاب، شاعرِ مزدور، نثر نگار، مصنف و اَدیب، احسان دانش ۱۹۱۴ء میں کاندھلہ ضلع مظفر نگر (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام احسان الحق اور تخلص دانش تھا۔ احسان دانش کے قلمی نام سے مشہور ہوئے۔ والد کی مالی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ عربی اور فارسی حافظ محمد مصطفیٰ سے پڑھی۔ ابتدائی تعلیم کاندھلہ سے ہی حاصل کی مگر مالی تنگ دستی اور غربت کے باعث باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ غربت کی وجہ سے تعلیمی سلسلے کو منقطع کرنا پڑا۔ ناسازگار مالی حالات کی بنا پر کم عمری ہی میں تلاشِ روزگار میں لگ گئے۔ مزدوری کرنے لاہور آئے تو معماری اینٹیں ڈھوئیں، چوکیداری کی، چپراسی اور مالی بھی رہے۔ اِسی دوران لائبریریوں میں بھی آتے جاتے رہے۔ مطالعہ جاری رکھا، موزوں طبع تھے۔ شعر گوئی کا شوق بھی تھا۔ قاضی محمد ذکی کی صحبت ملی تو شعر کہنے لگے۔

احسان دانش ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ ان کی شاعری مشرقی اقدار کی آئینہ دار ہے۔ انھیں غزل اور نظم دونوں پر یکساں قدرت حاصل تھی مگر ان کی وجہِ شہرت ان کی نظمیں ہیں۔ ان کی نظموں میں جہاں عام آدمی کے دکھوں کا اظہار ملتا ہے، وہاں قدرتی مناظر کی عمدہ تصویر کشی بھی کی گئی ہے۔ انھیں مزدور شاعر بھی کہا جاتا ہے۔ احسان دانش عمدہ نثر نگار بھی تھے۔

ان کی اہم تصانیف میں "حدیثِ زندگی، دردِ زندگی، آتشِ سیال، نفیرِ فطرت، جادۂ نو، فصلِ سلاسل، نوائے کارگر، آتشِ خاموش، شیرازہ، گورستان، زخم و مرہم اور چراغاں" شامل ہیں۔ ان کی آپ بیتی جہانِ دانش بہت مقبول ہوئی۔

حلِ لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
امدادگار	مدد کرنے والا	غم گسار	غم بانٹنے والا	قرار	سکون
امین	امانت دار	جاں	زندگی	اصول	قانون
محبت	پیار	عرفان	پہچان	یقین	اعتماد
اعتبار	یقین	ذی وقار	عزت و شان والا	صد	سو
پیغمبر	پیغام سنانے والا	مبارک	برکت والا	رہ گزار	راستے سے گزارنے والا

تشریحات و توضیحات

دو عالم: مراد دو جہاں یعنی ایک یہ دنیا کی زندگی اور دوسری آخرت کی زندگی یعنی دنیا اور آخرت مراد ہیں۔ **محبوبِ پروردگار:** وہ ہستی جس سے اللہ تعالیٰ نے محبت کی یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جنھیں اللہ تعالیٰ کے خلیل اور حبیب ہونے کا خاص شرف حاصل ہوا ہے۔ **انسان کا عرفان:** انسان کا بلند مرتبہ، انسانیت کے بلند وقار کی پہچان۔ **چراغِ محبت:** محبت کا چراغ، اس سے مُراد ہے محبت، پیار، اخوت، بھائی چارے اور شفقت کا جذبہ۔ **خضرِ راہ صد گزار:** مراد زندگی کا رہبر و رہنما۔

studyplusplus.com

نعت کا خلاصہ: نعت میں شاعر حضور نبی کریم، رؤف ورحیم، شانِ ذی صفاتِ عظیم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اور توصیف بیان کرتا ہے۔ حضور پُر نور ﷺ، شافعِ یوم النشور، دوعالم کے امداد گار، امین و غمگسار، غریبوں کی جاں کا سکوں، یتیموں کے دل کا قرار، محبوبِ پروردگار اور پیغمبرِ ذی وقار بن کر آئے۔ رحمتِ دوعالم ﷺ نے وحشت و بربریت میں تڑپتی انسانیت کو اصولِ محبت کا پیغام دیا، جہالت کی تاریکی میں بھٹکتی انسانیت کو ہدایت کے نور سے منور کیا۔ زمانے کو منزل مبارک ہو، اُن کی دائمی کامیابی، ابدی فلاح اور اُخروی نجات کے لیے نبی محتشم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ہدایتِ جاوداں اور مقدس قرآں لے کر آئے۔ آپ کی ولادت باسعادت کی برکت سے ظلم وستم اور رنج وغم کے بادل چھٹ گئے۔

مرکزی خیال: سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوعالم کے امداد گار، امین وغم گسار، غریبوں، یتیموں کے دل کا قرار، محبوبِ پروردگار، انسان کے عرفان کا یقین واعتبار اور پیغمبرِ ذی شان و وقار بن کر آئے۔ زمانے کو ابدی نجات کی منزل مبارک ہو کہ اُن کے پاس سرکارِ دوعالم ﷺ ہدایت کامل لے کر آئے اور انسانیت کو درست سمت جانے والا راستہ مل گیا۔

اشعار کی تشریح

ے دو عالم کا امدادگار آ گیا ہے امین آ گیا، غم گسار آ گیا ہے

تشریح: نعت کے پہلے شعر میں شاعر نے حضور سید الانبیاء، حبیبِ کبریا، محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتِ ہمدردی، امانت داری اور غم گساری کو بیان کیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دوعالم میں اُمتِ مسلمہ کے مددگار ہیں، اللہ رب العزت کے دین اسلام کے امانت دار ہیں، دکھ درد کے ماروں کے غمگسار ہیں۔

دنیوی زندگی کی رہنمائی و ہدایت ہو یا اُخروی زندگی میں بخشش ومغفرت، انسانی اخلاق کی صفتِ امانت ہو یا توحید الٰہی کا پیغامِ وحدت، دردمندوں کی غمگساری ہو یا بے سہاروں سے محبت و شفقت، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے زندگی کے ہر رنگ کو خوبصورتی عطا ہوئی۔ شاعر نے حضور سرورِ عالم ﷺ کو دونوں جہان کے مددگار کے لقب و نام سے پکارا ہے۔ آپ ﷺ حد درجہ امانت دار بھی تھے، اسی لیے آپ ﷺ کو ''صادق و امین'' کے لقب سے پکارتے ہیں۔ آپ ﷺ اتنے رحم دل تھے کہ ہر غمگین و اداس کے غم بانٹتے تھے اور غم گسارِ اعظم تھے۔ اس شعر میں آپ ﷺ کی ان ہی صفات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ے غریبوں کی جاں کو، یتیموں کے دل کو سکوں ہو گیا ہے، قرار آ گیا ہے

تشریح: حضور پُر نور، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے غریبوں کی جاں اور یتیموں کے دل کو قرار آ گیا، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سسکتی ہوئی آدمیت کے وقار کو بلند کیا۔ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ کے خدائی حکم کے ساتھ یتیموں کے حقوق کو تحفظ عطا کیا۔ اُس پاک درِّ یتیم نے یتیموں کی ولایت کو نجات، ثواب واجر کا وسیلہ بنایا، غریبوں، مسکینوں کی حاجت براری کے لیے انفاق فی سبیل اللہ کا درس دیا۔ معاشرے کے غریب، مفلس، نادار اور ضرورت مند طبقے کے حقوق کا تحفظ فرمایا۔ حضور ﷺ کی آمد سے پہلے ہر طرف جہالت کے اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔ لوگ ہر طرح کی برائی میں مبتلا تھے۔ غریبوں کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ امیر لوگ برائیوں کے باوجود اپنی دولت کی وجہ سے صاحب عزت تھے۔ ہر طرف ظلم و بربریت کا بازار گرم تھا۔ حضور ﷺ کی آمد کے بعد ساری لاقانونیت ختم ہو گئی۔ اسلام نے ہر شخص کے حقوق متعین کیے۔ حضورؐ نے فرمایا: ''کسی گورے کو کالے پر، کسی امیر کو غریب پر اور کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت نہیں''۔ عظمت اور بڑائی کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین انسان وہ ہے جو متقی اور پرہیز گار ہے۔ حضور ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کے بعد غریبوں کو ان کے حقوق دیے گئے۔ یتیم بچوں کو بھی ان کے حقوق میسر آ گئے۔ اسلام سے پہلے اگر کسی بچے کا والد فوت ہو جاتا تو اس کے لالچی رشتے دار تمام جائیداد پر قبضہ کر لیتے اور وہ بچہ دربدر کی ٹھوکریں کھاتا۔ حضور ﷺ نے یتیموں کے ساتھ احسن سلوک کیا اور ان کے حقوق مقرر فرمائے جس سے وہ بھی بے خوف ہو کر زندگی گزارنے لگے۔ غریبوں اور یتیموں کے دلوں کو بھی سکون اور اطمینان ہو گیا۔

studyplusplus.com(study++)

studyplusplus.com

؎ اُصولِ محبت ہے، پیغام جس کا وہ محبوبؐ پروردگار آ گیا ہے

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ حضور ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے اور ساری دنیا کے لوگوں کو محبت کا پیغام دیا۔ آپ ﷺ نے کافروں کے ساتھ بھی ہمیشہ اچھا سلوک کیا۔ یہاں تک کافر آپ ﷺ کا اچھا سلوک اور پیار دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے اور آپ ﷺ پر ایمان لے آتے۔ آپ ﷺ پوری دنیا کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ بھی نہایت شفقت کا رویہ رکھتے تھے۔ اگر مجلس میں کوئی نیا پھل آتا تو آپ ﷺ مجلس میں بیٹھے سب سے چھوٹے بچے کو وہ پھل سب سے پہلے دیتے۔ آپ ﷺ نے دوسروں کو بھی پیار، محبت اور ہمدردی کا سبق دیا ہے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے اور محبوب نبی ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس دنیا میں بھیجنا تھا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا بنائی۔ حضور ﷺ کی ذات محبت و شفقت کا پیکر تھی۔ آپ ﷺ نے تمام انسانوں کے ساتھ محبت اور بھلائی کی حتیٰ کہ آپ ﷺ جانوروں کے ساتھ بھی بہت شفقت سے پیش آتے تھے۔ حضور ﷺ نے ہمیں بھی بڑوں کی عزت کرنے اور چھوٹوں سے پیار کرنے کا سبق دیا ہے۔ آپ ﷺ بلاشبہ تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔

؎ اب انساں کو انساں کا عرفان ہوگا یقین ہو گیا، اعتبار آ گیا ہے

تشریح: حضور سرورِ دوعالم نورِ مجسم، نورِ محتشم، حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک تعلیمات سے انسان کو انسان کا عرفان حاصل ہوا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معاشرتی اونچ نیچ، سماجی تفرقات، نسلی تعصبات کی بیخ کنی کر کے مساواتِ نسلِ انسانی کا چاردانگِ عالم میں پرچار کیا، تقویٰ، اخلاص، نیکی، پرہیزگاری اور اخلاقِ حسنہ کو انسانی عظمت کا معیار قرار دیا تو انسان کو انسانیت کی اصل پہچان ملی۔ انسان کو انسان ہونے کا رتبہ ملا۔ رنگ، نسل، خاندان کی بڑائی کا غرور مساوات کے تصور تلے روند دیا گیا، حسب ونسب کا تکبر اخلاص وتقویٰ کے آگے زیر ہوگیا، مال ودولت پر مبنی جاہ وجلال نیکی وپرہیزگاری کے سامنے دم توڑ گیا۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انسانیت کو تقویٰ اور اخلاصِ حسنہ کے اعلیٰ ترین تصور سے روشناس کرایا تو انسان کو انسانیت کا بلند درجہ مل گیا۔ اب صحیح معنوں میں انسان کو اس چیز کی پہچان ہوگی کہ انسان کیا ہے اور اس کی تخلیق کا مقصد کیا ہے۔ انسان اب اپنے آپ کو پہچانے گا کیوں کہ ایک کامل انسان کی زندگی کا نمونہ اس کے سامنے آگیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ ایک کامل انسان ہیں۔ آپ ﷺ کے سوا نہ تو کوئی انسان کامل ہوا ہے اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ آپ ﷺ پر بعثت کا سلسلہ بھی ختم ہوگیا۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید نازل کی جو ایک کامل کتاب ہے اور قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جو قیامت تک کے لوگوں کے لیے ہدایت اور فلاح کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان میری ذات کی پہچان کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی تخلیق کے مقصد پر بھی غور کرے۔ حضور ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو ان کے صحیح مقام سے آشنا کیا۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر اور آپ ﷺ کی تعلیمات کو سن کر انسان کو اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ انسان کی تخلیق کا مقصد کیا ہے۔ انسان دنیا میں محض کھانے پینے اور کام کاج کرنے کے لیے ہی نہیں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی عبادت کرے اور حضور ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرے۔

؎ بجھے گا نہ جس کا چراغِ محبت وہ پیغمبرِ ذی وقار آ گیا ہے

تشریح: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے آفاقی دین اور قرآن کا پیغام ابدی ہے۔ یہ محبت کا چراغ ہمیشہ جلتا رہے گا کیوں کہ اس آفاقی، الہامی اور خدائی پیغامِ محبت کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ نے قرآن میں یوں فرمایا:

ترجمہ: ”اور ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں“ آپ ﷺ کا پیغامِ محبت آپ ﷺ کا اخلاقِ حسنہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بقول ”کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن“۔ (آپ کا اخلاق قرآن ہے۔)

آپ ﷺ وہ شان ذی صفات پیغمبرِ خدا ہیں جن کا پیغام محبت واخوت ہمیشہ دینِ اسلام یعنی قرآن وسنت کی صورت میں زندہ و پائندہ رہے

studyplusplus.com

گا۔ حضور ﷺ نے اس دنیا میں تشریف آوری کے بعد اسلام کے نور سے پوری دنیا کو منور کر دیا ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی روشنی پھیل چکی ہے۔ اب یہ روشنی بجھ نہیں سکتی۔ آپ ﷺ نے توحید کی جو شمع روشن کی ہے وہ تا قیامت روشن رہے گی۔ حضور ﷺ نے اس دنیا میں تشریف لا کر محبت اور اخوت کا جو چراغ روشن کیا ہے وہ کبھی نہیں بجھ سکتا۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری دین ہے اور حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کی تعلیمات قیامت تک کے لوگوں کے لیے ایک چراغ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضور ﷺ تمام نبیوں سے زیادہ افضل اور بلند مرتبے والے ہیں۔

؎ زمانے کو اب اپنی منزل مُبارک — کہ اِک خضرِ صد رہ گزار آگیا ہے

تشریح: شاعر نعت کے اختتام میں زمانے کو اپنی ابدی، اخروی اور دائمی منزل کی مبارک باد دیتا ہے کہ حضور پر نور ﷺ کی تعلیماتِ مقدسہ کی روشنی قیامت تک انسانیت کی راہ میں ہدایت بن کر منور رہے گی۔ حضور ﷺ نے انسان کو فلاح و کامیابی کی ہدایت سے روشناس کرایا۔ شرک کی تاریکیوں میں توحید کے نور کو منور کیا، مخلوق کو معبود حقیقی کے در پر جھکنے کا درس دیا، آپ ﷺ کی تعلیمات کا فیض عام ہوا، انسانیت کا مکروہ چہرہ ڈھل گیا، کفر و شرک اور بداخلاقی کے گھناؤنے جرم اختتام کو پہنچے، آدمیت کے وقار کو بلند کیا، یتیموں، غریبوں، مسکینوں کے جان و مال کو تحفظ عطا کیا۔ مساواتِ نسل انسانی کا چاردانگِ عالم میں پرچار کیا۔ رنگ، نسل اور نسب کا غرور مساوات کے تصور تلے روند ڈالا، حسب و نسب کا تکبر اخلاص و تقویٰ کے آگے زیر ہو گیا، وحشت و بربریت کو امن و سلامتی کے آگے امان حاصل ہوئی، دشمنیاں اور نفرتیں محبتوں میں بدل گئیں۔ یعنی حضور ﷺ کی اس دنیا میں تشریف آوری تمام لوگوں کے لیے باعث رحمت و برکت ہے کہ اب بھٹکے ہوئے لوگوں کو اپنا راہ بر مل گیا ہے۔

حضور ﷺ سے پہلے پورا عرب جہالت کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ لوگوں کے درمیان اچھائی اور برائی میں تمیز ختم ہو چکی تھی۔ لوگ برائی کے کام کھلم کھلا، سر عام کرتے تھے اور اس میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے باہر نکالا۔ برائی کے کاموں سے منع فرمایا۔ حضور ﷺ ایک کامل رہنما کی حیثیت سے اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے امت کو جو راستہ بتایا پہلے خود اس پر چلے۔ حضور ﷺ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ ﷺ صبر و تحمل، ایمان داری، وقت کی پابندی، بردباری، عفو و درگزر، تقویٰ اور پرہیزگاری کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ حضرت خضرؑ، جن کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ خشکی اور تری میں بھٹکے ہوئے انسانوں کو منزل کا پتہ بتاتے ہیں، آپ ﷺ ان سے بھی سوگنا زیادہ بہتر ہیں کیوں کہ آپ ﷺ نے جو راستہ امت کو بتایا ہے وہ قیامت تک کے انسانوں کے لیے ہدایت اور فلاح کا باعث ہے۔

حل مشقی سوالات

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجیے:

(الف) نعت کے پہلے شعر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کون سی صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: نعت کے پہلے شعر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درج ذیل صفات بیان ہوئی ہیں:

1- آپ ﷺ دو عالم کے مددگار ہیں۔ 2- دین اسلام اور پیغام الٰہی کے امین ہیں۔ 3- غریبوں کے غمگسار اور ہمدرد ہیں۔

(ب) دوسرے شعر کے مطابق کس کو سکون ملا ہے؟

جواب: دوسرے شعر کے مطابق غریبوں کی جان کو سکوں ملا۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات نے معاشرے کے پسے ہوئے غریب، مسکین، مستحق طبقے کے حقوق مقرر فرمائے، جس سے ان کو سکون، امن اور قرار ملا۔

(ج) انسان کو انسان کا عرفان ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: انسان کو انسان کا عرفان ہونے سے مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسان کو ایسے اصولِ زندگی بتائے جن پر عمل کر کے انسان عزت و وقار اور مرتبے کے بلند مقام تک پہنچ سکتا ہے۔

(د) شاعر کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام کیا ہے؟

جواب: شاعر کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام "اصولِ محبت" ہے۔ یعنی سرکارِ دو عالم ﷺ نے محبت، اخوت اور بھائی چارے کا پیغام دیا جس سے معاشرتی نفرت و عداوت کا خاتمہ ہوا۔

(ہ) نعت کے آخری شعر میں خضر سے کون سی ہستی مراد ہے؟

جواب: نعت کے آخری شعر میں خضر سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہے۔

۲۔ نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب: دیکھیے نعت کا خلاصہ۔

۳۔ متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (✔) لگائیں:

(الف) یہ نعت کس شاعر کا ہدیۂ عقیدت ہے؟ (i) حفیظ جالندھری (ii) حفیظ تائبؔ (iii) احسان دانشؔ (iv) ماہرؔ القادری

(ب) متن کے مطابق محبوبِ پروردگار کا پیغام کیا ہے؟ (i) اصولِ محبت (ii) غم گساری و غریب نوازی (iii) امانت داری (iv) یہ سب درست ہیں

(ج) اب انسان کو کس کا عرفان حاصل ہوگا؟ (i) خدا تعالیٰ کا (ii) انسان کا (iii) کائنات کا (iv) ان سب کا

(د) زمانے کو منزل کے مبارک ہونے کی نوید کیوں دی گئی ہے؟

(i) کامل رہنما کے آنے سے (ii) غم گسار کی آمد کی وجہ سے (iii) اک خضرِ صدرہ گزار کی آمد کی وجہ سے (iv) ان سب کی

(ہ) پیغمبرِ ذی وقار کے چراغِ محبت کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

(i) اس کی روشنی پھیلے گی (ii) ہمیشہ روشن رہے گا (iii) کبھی نہیں بجھے گا (iv) تمام جواب درست ہیں

جوابات: (الف) احسان دانش (ب) اصولِ محبت (ج) انسان کا (د) اِک خضرِ صدرہ گزار کی آمد کی وجہ سے (ہ) کبھی نہیں بجھے گا

۴۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں: عالم ، سکوں ، عرفان ، محبت ، منزل

جواب: عَالَم ، سُکُوں ، عِرْفَان ، مُحَبَّت ، مَنْزِل

۵۔ الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں: غم گسار، قرار، یقین، پیغام، ذی وقار

جواب:

الفاظ	جملے
غم گسار	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وَ آلہٖ وسلم غریبوں کے غم گسار بن کر آئے۔
قرار	گمشدہ مال حاصل کر کے مسافر کو قرار آ گیا۔
یقین	ہر مسلمان کو ایمان و یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے۔
پیغام	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وَ آلہٖ وسلم نے اُصول محبت کا پیغام دیا۔
ذی وقار	صدرِ ذی وقار کی آمد سے محفل کو چار چاند لگ گئے۔

۶۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے: اُصول ، اعتبار ، چراغ ، عرفان ، رہ گزار

جواب: **اصول:** قانون، دستور، ضابطہ۔ **اعتبار:** یقین، اعتماد۔ **چراغ:** دیا۔ **عرفان:** پہچان، بلندی۔ **رہ گزار:** راستے سے گزارنے والا۔

۷۔ مناسب لفظ چن کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) بجھے گا نہ جس کا .... محبت **(ب)** .... ہو گیا ہے، قرار آ گیا ہے

(ج) اب انساں کو انساں کا .... ہو گا **(د)** .... کو اب اپنی منزل مبارک

studyplusplus.com (study++)

جوابات: (الف) چراغ (ب) سکوں (ج) عرفان (د) زمانے

۸۔ نعت کے متن کو مدِنظر رکھ کر کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملایئے:

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج) جوابات
امداد گار	پیغام	غم گُسار
اُصولِ محبت	رہ گزار	پیغام
یقیں	غم گُسار	اعتبار
خضر	عرفان	رہ گزار
انساں	اعتبار	عرفان

سرگرمیاں

۱۔ طلبہ میں نعت خوانی کا مقابلہ کرایا جائے۔

جواب: اساتذہ کرام طلبہ میں نعت خوانی کے مقابلے کا انعقاد کریں۔ خوش الحانی سے نعت پڑھنے والے طلبہ و طالبات کو انعام دیا جائے۔ باقی طلبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

۲۔ ہر طالب علم اپنی پسند کا ایک ایک نعتیہ شعر خوش خط لکھ کر اپنے استاد کو دکھائے۔

جواب: **چند نعتیہ اشعار**

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا   مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
(مولانا الطاف حسین حالؔی)

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں   اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں
(مولانا ظفر علی خاںؔ)

مٹی بن گئی چاندی سونا، کانٹے بن گئے پھول   دنیا میں وہ برکت لے کر آئے پاک رسولؐ
(سید نظر زیدی)

نعت اس نبی کی جس نے پیغام حق سنایا   انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا
(محشر رسول نگریؔ)

۳۔ نعت پڑھنے اور سننے کے آداب خوش خط لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کیے جائیں۔

جواب: نعت پڑھنے اور سننے کے کچھ آداب ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ طلبہ نعت پڑھنے اور سننے کے آداب نوٹ کریں اور انہیں ایک چارٹ پر لکھوا کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

نعت پڑھنے کے آداب:

1- نعت پڑھنے کے لیے بہتر ہے کہ نعت خواں کا جسم اور لباس پاک صاف ہو۔
2- نعت خوش الحانی سے پڑھی جائے، لفظوں کا خیال رکھا جائے، لفظوں کی ادائیگی درست طریقے سے کی جائے۔
3- نعت ایسے خوبصورت انداز سے پڑھی جائے کہ سننے والے تمام لوگ محو ہو کر سنیں۔
4- وہ نعت پڑھنی چاہیے جس کے الفاظ بخوبی یاد ہوں۔ نعت میں اپنی طرف سے لفظ کا اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔

studyplusplus.com (study++)

نعت سننے کے آداب:

1- نعت ہمیشہ خاموشی سے سنی چاہیے۔ 2- جب کوئی نعت پڑھ رہا ہو تو آپس میں باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

3- نعت میں جہاں کہیں آپ ﷺ کا نام مبارک آئے تو زیر لب درود پڑھنا چاہیے۔

4- اگر پڑھی جانے والی نعت آپ کو بھی زبانی یاد ہو تو آپ زیر لب اسے پڑھ سکتے ہیں مگر اونچی آواز میں نہیں پڑھنی چاہیے۔

5- نعت کے اختتام پر جزاک اللہ اور ماشاءاللہ کے الفاظ کہے جا سکتے ہیں لیکن نعت پڑھے جانے کے دوران یا اختتام پر تالیاں نہیں بجانی چاہئیں۔

۴۔ چند اور نعتیں تلاش کریں اور جماعت کے کمرے میں دیگر طلبہ کو سنائیں۔

جواب: **نعت مبارک**

سوئے طیبہ بن کے ہم زائر چلے — شکر کی جا ہے دن اپنے پھر چلے
یارسولؐ اللہ! جلدی آیئے — لشکرِ اندوہ میں ہم گھر چلے
نخلِ دل میں تھے گناہوں کے جو برگ — حُبِّ حضرت کی ہوا سے گر چلے
کیا میسر ان کو ہوتی راہِ راست — چال پر کب آپ ﷺ کی کافر چلے
پھر رسائی کی رسا تقدیر نے — پھر مدینہ ہو کے ہم زائر چلے
شوق دل نے کی دوبارہ رہبری — آگے بھی ہو آئے تھے، اب پھر چلے
راہِ حضرتؐ میں میں اڑتا ہوں امیر! — اڑ کے کیا مجھ سے کوئی طائر چلے

(امیر مینائی)

اساتذہ کرام کے لیے

ا۔ طلبہ کو نعت پڑھنے اور سُننے کے آداب بتائے جائیں۔

جواب: دیکھیے سرگرمی نمبر۲

۲۔ طلبہ کو ذہن نشین کرائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی سُنیں، پڑھیں یا لکھیں تو دُرود پڑھنا لازم ہو جاتا ہے۔

جواب: مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا یہ فرض ہے کہ جب بھی کبھی ہم اپنے پیارے رسول ﷺ کا نام سنیں تو درود پڑھیں۔ حضرت محمد ﷺ سے عقیدت ہر مسلمان کے دل میں ہوتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا نام محمد ﷺ ہے۔ اس لیے جب بھی کبھی ہم اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کا نام سنیں یا پھر کہیں لکھا ہوا دیکھیں تو ہم پر لازم ہے کہ ہم درود پڑھیں۔ مختصر درود یہ ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ۔

۳۔ چند بڑے نعت گو شعرا کا تعارف کرایا جائے۔ طلبہ کو درج ذیل احادیثِ مبارکہ سنائی جائیں۔

الف۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ب۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تک کوئی مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے، اس وقت تک فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔

جواب: **اردو کے چند بڑے نعت گو شعرا:**

ظفر علی خاں: ظفر علی خاں سیالکوٹ کے ایک گاؤں کوٹ میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وزیر آباد میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان پٹیالہ سے پاس کیا۔ اس کے بعد علی گڑھ کالج میں داخلہ لے لیا۔ ایف اے کرنے کے بعد ریاست جموں و کشمیر میں محکمہ ڈاک میں ملازم ہو گئے۔ ان کے والد مولوی سراج الدین بھی وہیں ملازم تھے۔ زیادہ دیر تک ملازمت نہ کر سکے اور ظفر علی خاں دوبارہ علی گڑھ کالج میں داخل ہو گئے۔ وہاں کامیابی کے ساتھ بی۔ اے کیا۔ کچھ عرصہ دکن میں ملازمت کی۔ آپ کی نعتوں میں حضور ﷺ سے بڑی عقیدت مندی کا اظہار نظر آتا ہے، اگرچہ آپ کی شاعری کا بڑا حصہ سیاست پر ہے جس کی اہمیت وقتی اور عارضی ہوتی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ فن

studyplusplus.com

شعر کے اعتبار سے آپ کا کلام بہت بلند پایہ ہے۔ آپ ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ برجستہ اور فی البدیہہ شعر کہنے میں یکتا تھے۔ شاعری کے فن اور زبان و بیان پر پوری قدرت رکھتے تھے۔

امیر مینائی: امیر مینائی کا نام امیر احمد ہے۔ تخلص بھی امیر ہے۔ وہ ایک صوفی بزرگ شاہ میناؒ کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے مینائی کہلاتے ہیں۔ امیر مینائی ۱۸۲۸ء میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام کرم محمد یا کرم احمد تھا۔ وہ ایک عالم و فاضل آدمی تھے۔ امیر مینائی نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی پھر فرنگی محل کے علماء سے بھی استفادہ کیا۔

شاعری کا شوق امیر کو بچپن سے ہی ہو گیا تھا۔ وہ اپنے دور کے ایک معروف شاعر ظفر علی اسیر کے شاگرد ہو گئے اور کچھ ہی عرصے بعد شاعری میں اس قدر نام پیدا کر لیا کہ اپنے استاد سے بھی زیادہ مشہور اور مقبول ہو گئے۔ انہوں نے بے شمار دلکش نعتیں لکھی ہیں۔

محسن کاکوروی: نام محمد محسن اور محسن ہی تخلص تھا۔ کاکوروی میں پیدا ہونے کی وجہ سے محسن کاکوروی مشہور ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد ارضِ مقدس حجاز کے باشندے تھے۔ ان کے خاندان نے بعض جگہوں سے ہوتے ہوئے آخر میں ضلع لکھنؤ کے قصبہ کاکوروی میں بود و باش اختیار کر لی محسن یہیں کاکوروی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولوی حسن بخش ایک ممتاز عالم دین تھے۔ انہوں نے ایک ضخیم کتاب لکھی جس میں حضرت آدمؑ سے سرورِ عالم حضرت محمد ﷺ تک کے مفصل حالات درج ہیں۔

روایت ہے کہ محسن نو سال کے تھے کہ انہیں خواب میں سید الانبیا حضرت محمد ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس خواب کا حال انہوں نے خود ایک جگہ فارسی زبان میں قلم بند کیا ہے۔ بعد میں انہوں نے یہ خواب فارسی میں نظم بھی کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کی سب سے پہلی نظم بھی وہی تھی جو اس خواب پر اظہار مسرت کے لیے لکھی گئی تھی۔

محسن کاکوروی کی شاعری میں خاص طور پر نعتیہ کلام زیادہ ملتا ہے۔ ان کی وجہ شہرت بھی ان کا یہی نعتیہ کلام ہی ہے جس میں خاص طور پر ان کی نعتیہ مثنویوں کو بہت مقبولیت حاصل ہے۔ ان کے بیٹوں مولوی محمد نورالحسن اور مولوی محمد انوارالحسن نے ان کا کلام جمع کر کے محفوظ کر لیا تھا جو "کلیاتِ نعتِ محسن" کے نام سے کتابی صورت میں چھپ کر منظرِ عام پر آ چکا ہے۔ نعتوں کے علاوہ ان کے مجموعہ کلیات میں صحابہ کرامؓ کے مناقب بھی موجود ہیں اور بعض دیگر اصناف پر بھی اشعار ملتے ہیں جن میں تاریخ گوئی بھی شامل ہے۔

معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 دو عالم کا..................آ گیا، یہ مصرع مکمل کریں۔

(A) امداد گار (B) غم گسار (C) یقین و اعتبار (D) پیغمبر

-2 نعت میں سرکارِ دو عالم کے کون سے لقب کا ذکر کیا گیا ہے؟

(A) صادق (B) امین (C) رؤوف (D) رحیم

-3 غمزدوں کے لیے حضور ﷺ کیا بن کر آئے؟

(A) نبی (B) پیغمبر (C) غمگسار (D) رسول

-4 اب انسان کو انسان کا..................ہو گا، مصرع مکمل کریں۔

(A) عرفان (B) عروج حاصل (C) بلند مقام (D) وقار

-5 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسان کو اُصول دیا:

(A) پیغمبریت کا (B) رسالت کا (C) نبوت کا (D) محبت کا

studyplusplus.com

6- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام ہے۔

(A) اصولِ شفقت (B) اصولِ محبت (C) اصولِ راحت (D) اصولِ انسانیت

7- محبوبِ پروردگار بن کر آئے۔

(A) حضرت آدم علیہ السلام (B) حضرت نوح علیہ السلام (C) حضرت موسیٰ علیہ السلام (D) حضرت محمد ﷺ

8- انسان کو یقین اور اعتبار آ گیا:

(A) فلاحِ دارین کا (B) اپنی نجات کا (C) انسان کے عرفان کا (D) نبی ؐ کی محبت کا

9- شاعر نے زمانے کو مبارکباد دی ہے:

(A) مقصد کی (B) منزل کی (C) فلاح کی (D) کامیابی کی

10- "غم گسار" کا معنی ہے:

(A) غم سننے والا (B) غم دینے والا (C) غم بانٹنے والا (D) غم سے نفرت کرنے والا

11- "امانت دار" کا مترادف ہے۔

(A) صادق (B) امین (C) رؤوف (D) رحیم

12- وہ اسم جو خود کسی اسم سے نہ بنا ہو اور نہ اس سے دوسرے اسم بن سکتے ہوں:

(A) اسمِ مشتق (B) اسمِ مصدر (C) اسمِ جامد (D) اسمِ علَم

13- وہ اسم جو خود تو کسی سے نہ بنے مگر اس سے بہت سے اسم اور فعل بنا سکتے ہوں:

(A) اسمِ مصدر (B) اسمِ مشتق (C) اسمِ جامد (D) اسمِ فاعل

14- گرامر کی رو سے "اسمِ جامد" ہے:

(A) احمد (B) اینٹ (C) سونا (D) کھیلنا

15- "لکھنے والا" گرامر کی رو سے ہے:

(A) فعل (B) مفعول (C) اسمِ فاعل (D) اسم

16- مصدر کی اقسام ہیں:

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

17- وہ اسم جو شروع سے ہی مصدر کے معنی میں استعمال ہو:

(A) مصدرِ مفرد (B) مصدرِ مرکب (C) مصدرِ لازم (D) مصدرِ متعدی

18- گرامر کی رو سے "آنا" ہے:

(A) مصدرِ مفرد (B) مصدرِ مرکب (C) مصدرِ لازم (D) مصدرِ متعدی

19- جس مصدر کے شروع میں کوئی لفظ لگا کر دوسرا مصدر بنا لیں۔

(A) مصدرِ مفرد (B) مصدرِ مرکب (C) مصدرِ لازم (D) مصدرِ متعدی

20- "مصدرِ مرکب" ہے:

(A) آنا، جانا (B) سونا، جاگنا (C) کلمہ پڑھنا (D) ہنسنا، رونا

studyplusplus.com (study++)

21- ''دوعالم'' گرامر کی رو سے ہے۔

(A) مرکبِ عددی (B) مرکبِ جاری (C) مرکبِ اشاری (D) مرکبِ توصیفی

22- ''غریبوں کی جان'' گرامر کی رو سے ہے۔

(A) مرکبِ عددی (B) مرکبِ اضافی (C) مرکبِ اشاری (D) مرکبِ توصیفی

23- مرکبِ اضافی ہے۔

(A) اعتبار (B) یقین (C) محبوبِ پروردگار (D) یتیم

24- ''سکون'' کا مترادف ہے۔

(A) بےقرار (B) قرار (C) بےچین (D) بدسکونی

25- انسان کا عرفان حاصل ہوا۔ (A) معلم کو (B) انسان کو (C) تاجر کو (D) پیغمبر کو

26- ''لکھنے والا'' گرامر کی رو سے کیا ہے؟ (A) اسم فاعل (B) اسم جامد (C) مصدر مفرد (D) اسم ظرف

27- ''چٹان'' گرامر میں ہے: (A) اسم فاعل (B) اسم جامد (C) مصدر مرکب (D) مصدر مفرد

28- ''سکون وقرار'' گرامر میں ہوتا ہے: (A) مرکب عددی (B) مرکب توصیفی (C) مرکب عطفی (D) مرکب اضافی

29- درست تلفظ والے لفظ کی نشاندہی کریں: (A) مُحَبَّت (B) مَحَبَّت (C) مُحِبَّت (D) مُحَبِّت

30- درست تلفظ والا لفظ ہے: (A) مَغْفِرَت (B) مُغْفِرَت (C) مُغْفَرَت (D) مِغْفِرَت

جوابات:

1- امدادگار	2- امین	3- غمگسار	4- عرفان
5- محبت کا	6- اصولِ محبت	7- حضرت محمد ﷺ	8- انسان کے عرفان کا
9- منزل کی	10- غم بانٹنے والا	11- امین	12- اسمِ جامد
13- اسمِ مصدر	14- اینٹ	15- اسمِ فاعل	16- چار
17- مصدر مفرد	18- مصدر مفرد	19- مصدرِ مرکب	20- کلمہ پڑھنا
21- مرکبِ عددی	22- مرکبِ اضافی	23- محبوبِ پروردگار	24- قرار
25- انسان کو	26- اسم فاعل	27- اسم جامد	28- مرکب عطفی
29- مَحَبَّت	30- مَغْفِرَت		

مختصر جواب دیں۔

1- نعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف کو اشعار کے روپ میں بیان کرنا، نعت کہلاتا ہے۔ یعنی اشعار کی صورت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات، اوصاف، جمال، کمال اور شان بیان کرنا نعت کہلاتا ہے۔

2- نعت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کس لقب کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: نعت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لقب ''امین'' کا ذکر کیا گیا ہے۔

3- غمگسار سے کیا مراد ہے؟

جواب: غمگسار کا مطلب ہے غم بانٹنے والا، یعنی دکھ درد کا مداوا کرنے والا، دکھ درد میں سہارا دینے والا، دُکھ درد کا آسرا۔

studyplusplus.com (study++)

4- یتیموں کے دل کو کس طرح قرار حاصل ہوا؟

جواب: اسلام سے قبل یتیموں کے کوئی حقوق مقرر نہ تھے۔ اکثر یتیم بچوں کا مال دوسرے ورثا ناجائز قبضے میں لے لیتے تھے۔ حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یتیموں کے حقوق کا تحفظ کیا۔ ان کی ولایت، خدمت و پرورش کو باعثِ اجر و ثواب قرار دیا۔

5- محبوبِ پروردگار کس پیغمبر علیہ السلام کو کہا گیا ہے؟

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو محبوبِ پروردگار کہا گیا ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے محبت کی ہے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے اور رسول ہیں۔

6- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کون سا پیغام دیا؟

جواب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اصولِ محبت کا پیغام دیا۔ آپس میں نفرت اور دشمنی کرنے والے انسانوں کو محبت، شفقت، اخوت اور بھائی چارے کا درس دیا۔

7- انسان کو کس بات کا یقین و اعتبار آ گیا؟

جواب: انسان کو انسان ہونے کا، انسانی عظمت کا، انسانی برتری، انسانی بلندی اور اپنی کامیابی و نجات کا یقین و اعتبار آ گیا۔

8- نعت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ کس کا ذکر آیا ہے؟

جواب: نعت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ حضرت خضر علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔

9- نعت کے پانچویں شعر میں حضور نبی کریم ﷺ کا تذکرہ کس طرح کیا گیا ہے؟

جواب: نعت کے پانچویں شعر میں شاعر نے بیان کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ پیغمبرِ ذی شان ہیں جن کی محبت کا چراغ کبھی نہ بجھے گا۔ آپ ﷺ نے اس طرح پیغامِ محبت سنایا ہے کہ آپ کا جلایا ہوا محبت کا چراغ اپنے نور کی روشنی ہمیشہ بکھیرتا رہے گا۔

10- چراغِ محبت کے نہ بجھنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: چراغِ محبت کے نہ بجھنے سے مُراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی و ابدی تعلیمات کا فیض عام رہے گا، قرآن و سنت کی روشنی میں فلاحِ دارین کے لیے جلایا جانے والا چراغ تا قیامت جلتا رہے گا۔ اس سے روشنی حاصل کرنے والے ہمیشہ راہِ ہدایت پر رہیں گے۔

11- "نعت" کے شاعر کا نام کیا ہے؟

جواب: نعت کے شاعر کا نام احسان دانش ہے۔

12- دو عالم کا امداد گار کسے کہا گیا ہے؟

جواب: حضور نبی اکرم ﷺ کو دو عالم کا امداد گار کہا گیا ہے یعنی دونوں جہانوں کا مددگار۔

13- غریبوں کی جاں کو کس طرح سکون آ گیا ہے؟

جواب: غریبوں کی جاں کو اس طرح سکون آ گیا ہے کہ اُن کی حاجت روائی کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں تشریف لے آئے ہیں۔

14- اب انساں کو کس کا عرفان ہو گا؟

جواب: اب انساں کو انساں کا عرفان ہو گا کیونکہ حضور سرورِ دو عالم ﷺ کی تشریف آوری سے مساوات و اخوت کا زریں درس دنیا میں پھیل گیا اور انسان نے انسانی عظمت کو پہچان لیا۔

15- خضرِ صدرہ گزار سے کون مراد ہے؟

جواب: خضرِ صدرہ گزار سے حضرت محمد ﷺ کی پاک و مقدس ہستی مراد ہیں۔

studyplusplus.com